B.A. Part - III
Paper - VII
Page - I
Section - Prose
Date - 07.08.2020

Topic - Weladat-e-Hazrat Mohammad Ki Tareekh

ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے عرب میں بہت سے قبائل تھے۔ اور آج بھی قبائل کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان قبائل میں ایک قبیلہ قریش تھا، جو پورے عرب میں سب سے معزز سمجھا جاتا تھا۔ قبیلہ قریش کے سب سے بڑے سردار عبدالمطلب تھے۔ ان کے کئی نامور بیٹے تھے۔ مثلاً ابوطالب، عبداللہ، ابولہب، عباس و حمزہ۔

انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کا نکاح آمنہ بنت وہب کے ساتھ کیا۔ وہ قریش قبیلہ بنی زہرہ کے معزز گھرانے کی بیٹی تھی۔ نکاح کے تھوڑے دنوں کے بعد عبداللہ نے تجارت کے لئے مکہ سے شام کا سفر کیا۔ دوران سفر مدینہ کے قبیلہ بنو نجار میں جہاں ان کا ننھیال تھا، ٹھہر گئے اور وہیں پر بیمار ہو کر انتقال کر گئے۔

حضرت عبداللہ کی وفات کے چند ماہ بعد بروز سوموار صبح کے وقت ۹ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء اسی سال جس میں اصحاب فیل کا واقعہ رونما ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ حضرت عبدالمطلب اس خبر کو سن کر بہت خوش اور شادماں ہوئے۔ ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا۔ اور عرب کی رسم و رواج کے مطابق ساتویں دن ختنہ کیا۔ عرب قبائل کے مختلف ناموں کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بنو تمیم کے ایک سردار جو مشہور شاعر فرزدق کی پانچویں پشت میں پڑتا ہے اس نام کا کوئی شخص تمام عرب میں نہیں ملتا۔

سادات قریش کا یہ دستور تھا کہ اپنی اولاد کو بادیہ نشین قبائل کی عورتوں کو پرورش اور دودھ پلانے کے لئے سپرد کر دیتے تھے۔ تاکہ وہ توانا اور تندرست رہیں۔ چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے دادا نے بنی سعد کی ایک خاتون کے حوالے کیا۔ اس خوش قسمت خاتون کا نام حلیمہ بنت ابوذویب تھا۔ اور ان کے شوہر حارث بن عبدالعزیٰ تھے۔ جن کی کنیت ابوکبشہ تھی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دائی حلیمہ نے چار سال تک اپنے پاس رکھ کر پرورش کی۔ اور پھر مکہ لاکر ان کی والدہ کے حوالہ کر دیا۔

جب سے آمنہ کے شوہر نے مدینہ میں وفات پائی تھی آپ کی والدہ ماجدہ ہر سال مکہ سے ان کی قبر کی زیارت کو جایا کرتی تھیں۔ اور ان کے ہمراہ عبدالمطلب ہوا کرتے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا چھٹا سال تھا کہ آپ بھی اپنی ماں اور دادا کے ساتھ مدینہ گئے۔ واپسی میں راستہ میں ہی بیمار ہو کر آپ کی والدہ وفات پا گئیں۔

اور مقام ابواء جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع تھا وہیں مدفون ہوئیں - اس کے بعد عبدالمطلب اپنے یتیم پوتے کو لے کر مکہ واپس آ گئے - وہ ان سے بہت محبت کرتے تھے - اور ان کو اپنی عزیز ترین اولاد سمجھتے تھے -

کعبہ کے سایہ میں عبدالمطلب کے لئے فرش بچھایا جاتا تھا - ان کے بیٹے ادب سے اس کے کنارے بیٹھتے تھے - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے تو سیدھے فرش پر چلے جاتے - ان کے چچا ان کو پکڑ کر کھینچتے کہ اپنے برابر بٹھلاتے ہیں - عبدالمطلب کہتے کہ انہیں اس کو چھوڑ دو - واللہ میرا یہ فرزند بڑا آدمی ہونے والا ہے - پھر ان کو اپنے پاس بٹھاتے اور شفقت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے تھے -

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر آٹھ سال کی تھی کہ ان کے دادا حضرت عبدالمطلب بھی داغ مفارقت دے گئے - وفات سے قبل انہوں نے ابوطالب کو جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا تھے - ان کی پرورش کی وصیت کر دی تھی - عبدالمطلب کے دس بیٹوں میں سے ابوطالب، عبداللہ اور زبیر حقیقی بھائی تھے - ان تینوں کی والدہ فاطمہ مخزومیہ تھیں -

بیان کیا جاتا ہے کہ نو سال کی عمر میں آپ کو ابوطالب قافلۂ تجارت کے ہمراہ ملک شام میں لے گئے - جب مقام بصرہ پہنچے تو وہاں ایک راہب نے جس کا نام بحیرہ تھا وہ آپ کے بارے میں ابوطالب سے کہا کہ تم اپنے بھتیجے کو واپس لے جاؤ - کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دشمن ان کو قتل کر دے - کیونکہ ان میں وہ علامتیں پائی جاتی ہیں جو نبی آخر الزماں کی ہیں -

جب آپ پندرہ سال کے تھے تو اس وقت قریش کے دو قبیلے کنانہ اور قیس کے درمیان لڑائی ہوئی - اور یہ لڑائی حدود حرم میں ہوئی تھی - اس لڑائی یا جنگ کو ہم حرب فجار کے نام سے جانتے ہیں - اس جنگ میں قریش کے سپہ سالار اعظم بنی امیہ تھے - اسی طرح بنی عبدالمطلب کے سردار زبیر تھے - اس لڑائی میں آپ بھی شریک ہوئے - اور دشمنوں کے تیر چن کر اپنے چچاؤں کو دیا کرتے تھے -

حرب فجار کے بعد قریش کے قبائل بنی ہاشم، بنی تمیم اور بنی اسد وغیرہ نے مل کر مکہ میں قسم کھائی اور عہد کیا کہ کوئی مظلوم خواہ کسی قبیلہ کا ہو جب مکہ میں آ جائے گا تو ہم اس کی مدد اور حمایت کریں گے - یہ حلف عبداللہ بن جدعان کے گھر اٹھائی گئی تھی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں موجود تھے -

اس سے متعلق آپ نے زمانہ رسالت میں فرمایا کہ میں خوش ہوں کہ اس معاہدہ میں میں بھی شریک تھا - اور آج اسلام میں بھی اگر اس قسم کا کوئی معاہدہ ہو تو میں اس کے لئے شریک رہوں - وغیرہ وغیرہ